تاریخِ جاپان

قسط نمبر ۷

ہیرو شیما پر ایٹمی حملہ

یورپ میں جاپان کے ساتھی ممالک جرمنی اور اٹلی ، مسلسل شکست سے دوچار ہو رہے تھے - 27 اپریل کو اتحادی افواج اٹلی کے شہر میلان میں داخل ہوئیں اور وہاں کے فاشسٹ حکمران Benito Mussolini کو اُس وقت گرفتار کر لیا گیا جب وہ سویزرلینڈ کی جانب راہِ فرار اختیار کر رہا تھا - اُسے اٹلی کی تحریک مزاحمت Italian Partisans کی فورس نے گرفتار کیا اور اگلے روز 28 اپریل کو پھانسی دیکر اُس کی اور دیگر افراد کی لاشوں کو میلان شہر کے ایک بڑے چوراہے پر نشانِ عبرت بنانے کیلئے لٹکا دیا -

دوسری جانب اتحادی افواج جرمنی میں داخل ہوکر جنگِ برلن لڑ رہی تھیں - ہٹلر کو مسولینی کے انجام کا علم ہوگیا تھا اور وہ نہیں چاہتا تھا کہ اُس کے ساتھ بھی ایسا ہی سلوک ہو - تاریخ کے اوراق کچھ یوں گواہی دیتے ہیں کہ 30 اپریل 1945 کو ہٹلر نے اپنی محبوبہ Eva Braun کے ساتھ شادی کرنے کے چند گھنٹوں بعد مشترکہ طور پر ایک بنکر میں خودکشی کرلی - مرنے سے پہلے ہٹلر نے Karl Donitz کو جرمنی کا صدر اور Joseph Goebbels کو جرمنی کا چانسلر مقرر کیا - لیکن Goebbels نے یکم مئی کو خودکشی کرلی - 2 مئی کو جنگِ برلن ختم ہو گئی اور اگلے چند روز میں اٹلی ، ڈنمارک اور ہالینڈ میں موجود جرمن فوجوں نے ہتھیار ڈال دیئے - اب مختلف محاذوں پر جرمن فوج کے ہتھیار ڈالنے کی خبریں تواتر کے ساتھ آنے لگیں تھیں اور بالآخر 8 مئی کو اتحادیوں نے فتح حاصل کرنے کا اعلان کر دیا -

جرمنی اور اٹلی کی شکست کے بعد اب Axis Power میں صرف جاپان رہ گیا تھا - 26

جولائی 1945 کو امریکی صدر ٹرومین اور دوسرے اتحادی ممالک کے رہنماؤں نے Postdam اعلامیہ جاری کیا ، جس میں جاپان کو ہتھیار ڈالنے پر مجبور کرنے کے بعد پیش کی جانے والی شرائط کا خاکہ دیا گیا تھا - یہ دراصل جاپان کیلئے ایک الٹیمیٹم تھا ، کہ بصورت دیگر جاپان پر ایک بڑا حملہ کردیا جائے گا - دو دِن بعد جاپانی اخبارات میں یہ خبریں نمایاں تھیں کہ جاپان ایسے مطالبات کو مسترد کرتا ہے -

جاپانی وزیراعظم Kantaro Suzuki نے سہ پہر کو ایک اخباری کانفرنس میں کہا کہ ہم پوسٹ ڈیم کانفرنس کے اعلامیے کو نظر انداز کرتے ہیں - شہنشاہ ہیروہیتو ، نے بھی اپنے موقِف میں کوئی تبدیلی نہیں کی اور 31 جولائی کو اپنے مشیرKoichi Kido کے ذریعے واضح کیا کہ ہر قیمت پر جاپان کا دفاع کیا جائے گا -

امریکہ دو ماہ قبل ایٹمی حملے کیلئے Kyoto ، Hiroshima ، Yokohama اور Kokura پر ممکنہ ہدف کے طور پر غور کرچکا تھا - فیصلہ یہ تھا کہ ہدف تین میل سے زیادہ قطر کا ہو ، موثر طور پر تباہی مچا سکے اور فوجی مقاصد کا یہ حملہ، اگست سے پہلے نہ کیا جائے -

دراصل اِن شہروں پر امریکی فضائیہ کی جانب سے رات کی بمباری ابھی تک نہیں کی گئی تھی ، کیونکہ اتحادی کمانڈ ، اِن شہروں کا پورا اندازہ لگا کر اس کیلئے مطلوبہ مقدار کے اسلحے کی تیاری کر رہی تھی - ہیروشیما کے بارے میں باورکیا گیا تھا کہ یہاں جاپانی فوج کا بڑی مقدار میں اسلحہ و گولہ بارود موجود ہے اور یہ بندرگاہی شہر ایک بڑا صنعتی علاقہ بھی ہے -

ساحل سمندر پر ہونے کی وجہ سے ہیروشیما کا ریڈار میں آنا آسان تھا، لہٰذا یہاں بڑے پیمانے پر بربادی و تباہی مچانے کا امکان موجود تھا - یہاں اتنے وسیع پیمانے پر حملے کا منصوبہ تھا کہ اُس کے بعد جاپان Postdam اعلامیے کے مطابق غیر مشروط طور پر ہتھیار ڈال دے - اِس حملے کا مقصد یہ بھی تھا کہ جاپان پر نفسیاتی غلبہ پایا جائے اور یہاں پر حملے میں استعمال ہونے والے اسلحے کی اہمیت کو بین الاقوامی سطح پر بھی تسلیم کروایا جائے - گو کہ ٹوکیو کا

شاہی محل بھی ہدف بنایا جاسکتا تھا لیکن درد بھرے مناظر یہاں نہیں بلکہ ہیروشیما میں زیادہ بہتر طور پیدا کیے جاسکتے تھے -

جنگ عظیم دوئم کے اوائل میں ہیروشیما کی آبادی 3 لاکھ 81 ہزار تھی - لیکن چونکہ یہ فوجی سازوسامان کی پیداوار کا ایک اہم شہر تھا اسلئے جاپانی فوج نے بڑے پیمانے پر عام شہریوں کا انخلاء کیا اور حملے کے وقت یہاں پر کُل آبادی کا تخمینہ 2 لاکھ 55 ہزار لگایا گیا ہے -

امریکہ نے Manhattan منصوبے کے تحت جس ایٹم بم پر تحقیق کی تھی اُس میں برطانیہ اور کنیڈا کا اشتراک بھی تھا - اِس منصوبے کے تحت امریکہ، ایٹمی اسلحہ کا تجربہ 16 جولائی 1945 کو نیو میکسیکو میں Trinity Site پرچکا تھا ، اور اب اِس کے عملی استعمال کا حتمی فیصلہ کرلیا گیا تھا -

یہ 6 اگست کی صبح تھی ، اور ہیروشیما کے عوام چند لمحوں بعد آنے والے دردناک قیامت سے بے خبر اُٹھنے کی تیاری کر رہے تھے - اُنہیں معلوم نہیں تھا کہ Enola Gay نامی وہ B-29 طیارہ جو اُن کیلئے موت کا پیغام لیکر آرہا ہے ، وہ Tinian جزیرے کے ہوائی اڈے سے اپنی اُڑان بھر چکا ہے - اِس طیارے کی حفاظت کیلئے دو مزید طیارے ہمراہ تھے جنہوں نے جاپانی فضائیہ کے کسی حملے سے بچاؤ کیلئے اقدامات کرنے تھے - طیارہ اپنی مطلوبہ بلندی حاصل کرچکا تھا ، کیونکہ پائلٹ کرنل Paul Tibbets کیلئے حُکم تھا کہ شکار کے قریب پہنچنے سے پہلے کی بلندی 31000 فٹ ہونی چاہیے - سفر کے دوران نیوی کیپٹن William Parsons اور اُن کے معاون سیکنڈ لیفٹینٹ Morris Jeppson نے ایٹم بم میں مطلوبہ تبدیلیاں کیں اور آخر میں سیفٹی پِن نکال کر اُسے حملے کیلئے مکمل طورپر تیار کرلیا تھا -

ہیروشیما تک پہنچتے پہنچتے صبح ہوگئی تھی - یہ پیر کی صبح تھی اور سورج نکل چکا تھا - صبح آٹھ بجے کے قریب ہیروشیما کے ریڈار آپریٹر نے اطلاع دی کہ تین طیاروں پر مشتمل ایک چھوٹا قافلہ شہر کی جانب بڑھ رہا ہے - چونکہ امریکی فضائی بمباری میں طیاروں کے

بڑے بڑے غول اُڑ کر حملہ آور ہوتے تھے اِسلئے چند جہازوں پر کوئی خاص توجہ نہیں دی گئی اور ایمرجنسی ختم کرنے کا سائرن بجا دیا گیا - ویسے بھی بمباری رات کو ہوتی تھی اور اب رات کا اندھیرا چھٹ چکا تھا اِسلئے لوگوں نے بے خطر ہوکر معمول کے کام کاج شروع کردئے -

لیکن طیارہ Encola Gay اُن کیلئے موت کا فرشتہ بن کر چند لمحوں میں اُنہیں نیست و نابود کر دینے کیلئے تقریباً پہنچ چکا تھا - طیارے پر لدا ہوا 9,700 پونڈ وزنی یورینیم سے تیار کردہ Little Boy نامی ایٹمی بم ، ہیروشیما کیا پوری دُنیا میں تہلکہ مچا دینے کیلئے تیار تھا اور پائلٹ اپنے مقصد کو حاصل کرنے کیلئے پُر عزم تھا -

صبح کے 8 بجکر15 منٹ تھے کہ طیارے سے ایٹم بم ، زمین کے رُخ پر چھوڑ دیا گیا اور 43 سیکنڈ بعد انسانی تاریخ کا ایک بہت بڑا دھماکہ ہوا - یہ اتنا بڑا دھماکہ تھا کہ فضا میں ساڑھے گیارہ میل بلندی پر Enola Gay بھی ہچکولے کھانے لگا - شہر پر دھواں چھا گیا، کسی کو نہ تو کچھ دکھائی دے رہا تھا اور نہ ہی کچھ سمجھ آرہا تھا - سب کچھ سخت تپیش سے پگھل چکا تھا - نہ تو فضا میں پرندے بچ سکے اور نہ ہی زمین پر انسان و حیوان - جہاں بم گرا وہاں ارد گرد ایک میل کے دائرے میں کوئی عمارت موجود نہ رہی - آگ کے شعلوں کا ایک ایسا جھکڑ چلنے لگا جس نے شاید کسی کو زندہ نہ چھوڑنے کا تہیہ کیا ہوا تھا - آگ نے شہر کا ساڑھے 4 میل تک کا علاقہ اپنی لپیٹ میں لیا ہوا تھا - چونکہ سب کچھ ملیامیٹ ہوچکا تھا لہذا ریڈیو اور ٹیلی گرافک رابطہ نہ ہونے کی وجہ سے خود جاپان کے دوسرے علاقوں کو بھی معلوم نہیں تھا کہ اُن کے ہم وطن کس حال میں ہیں - نہ باپ رہا نہ بیٹا ، نہ ماں رہی نہ بیٹی - اتنی تباہی مچی کہ کوئی آہ و بکا کرنے والا بھی نہیں تھا - دھماکے اور آگ سے اُڑتی گرد و دھول کو ابھی بیٹھنے میں وقت لگے گا ، کیونکہ دھماکے سے اُٹھنے والے آگ اور دھوئیں کا مرغولہ 45000 فٹ بلندی تک پہنچا تھا اور اِس آگ کے گولے کا قطر 1200 میٹر تھا -

آرمی کنٹرول سٹیشن نے ہیروشیما کے بیس سے رابطے کی جدوجہد کی لیکن کوئی کامیابی

حاصل نہ ہوئی - فوجی قیادت کی سمجھ سے سب کچھ بالاتر تھا کہ نہ تو کوئی بڑا فضائی حملہ ہوا ہے اور نہ ہی ہیروشیما میں گولہ بارود کا اتنا بڑا ذخیرہ تھا جس سے بڑی تباہی کا امکان ہو - جاپانی فضائیہ کے ایک سٹاف آفیسر کو حُکم دیا گیا کہ وہ طیارہ لیکر سروے کرے اور حقائق معلوم کرکے اطلاع دے - ہیروشیما پر کیا گزری ہے یہ جاننے کیلئے طیارہ تقریباً 100 میل دور فاصلے سے اڑا تھا اور 3 گھنٹوں تک مسلسل پرواز کرتا رہا ، لیکن مخمصے کا شکار یہ طیارہ بغیر کچھ دیکھے واپس لوٹ گیا اور اپنے آقاؤں کو صرف یہ خبر دے سکا کہ وہاں سوائے بادلوں اور دھوئیں کے کچھ نظر نہ آتا -

ٹوکیو میں جاپان براڈ کاسٹنگ کارپوریشن کو یہ اندازہ ہوگیا تھا کہ ہیروشیما کا ریڈیو سٹیشن خاموش ہوچکا ہے - اُنہوں نے ایک اور ٹیلیفون لائن استعمال کرتے ہوئے رابطہ بحال کرنے کی کوشش کی مگر بے سود - اگرچہ ہیروشیما سے 10 میل دور کے ریلوے سٹیشنوں سے یہاں تک کی رپورٹیں موصول ہوئیں کہ وہاں ایک بڑے دھماکے کی آواز سُنی گئی ہے تاہم تفصیلات معلوم نہیں تھیں - اِسی طرح ریلوے کے محمکے نے ریل روڈ ٹیلی گراف کے بند ہونے کی اطلاع دی -

وہاں کیا ہوا تھا اِس کا علم اُس وقت ہوا جب امریکی صدر ٹرومین کا تیار شُدہ پیغام ، واشنگٹن ڈی سی کے مقامی وقت کے مطابق 6 اگست دِن گیارہ بجے ریڈیو پر سنائی دینے لگا - دُنیا کو 16 گھنٹے بعد علم ہوا کہ امریکہ ہیروشیما پر حملہ کرچکا ہے - امریکی صدر نے اپنے بیان میں کہا کہ امریکہ نے جاپانی شہر ہیروشیما پر قطعی طور پر ایک نئے بم "**ایٹم بم**" سے حملہ کیا ہے -

ایک محتاط اندازے کے مطابق ، پہلے دھماکے ، تپش اور تابکاری سے 70,000 افراد موت کے منہ میں جاچکے تھے ، اور وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ مرنے والوں کی تعداد 1,00,000 لاکھ تک پہنچ گئی - اگر کینسر اور لمبے عرصے تک بیماری کے بعد مرنے والوں کو شامل کیا جائے تو یہ تعدا 2,00,000 تک پہنچی -

ایٹمی حملے کے آرکائیوز ریکارڈ کے مطابق ، 60 فیصد افراد آگ کے شعلوں سے جھلس کر ہلاک ہوئے ، جبکہ 30 فیصد ملبہ گرنے اور 10 فیصد دیگر وجوہات سے موت کے منہ میں چلے گئے - کہا جاتا ہے کہ آگ کے شعلوں نے 16 مربع میل تک کا علاقہ اپنی لپیٹ میں لیا ہوا تھا - بحرالکاہل کی جنگیں ، فلپائن کی جنگ ، اوکیناوا جنگ ، اتحادیوں کے بے رحمانہ فضائی بمباری اور ہیروشیما پر ایٹمی حملے سے جاپان کے جسم پر کئی گہرے زخم آچکے تھے ، اِسے لڑکھڑاتے دیکھ کر روس نے بھی جاپان پر حملہ کردیا - اور 9 اگست کو جاپان پر دوسرا ایٹمی حملہ کیا گیا -

ناگاساکی پر ایٹمی حملہ

ناگاساکی ، جنوبی جاپان میں ایک بڑا بندرگاہی شہر تھا - یہاں بہت سی صنعتیں موجود تھیں جہاں اسلحہ سازی، جہاز سازی ، آبدوزیں ، دیگر جنگی اور فوجی سازوسامان تیار ہوتا تھا - یہاں کی زیادہ تر عمارتیں لکڑی سے بنی تھیں بلکہ کارخانوں کی عمارتیں بھی لکڑی سے بنائی گئیں تھیں -

ایٹمی حملے سے پہلے تک ، جنگ عظیم دوئم کے دوران اِس شہر پر کوئی بڑا فضائی حملہ نہیں ہوا تھا - البتہ اگست کے مہینے میں کچھ روایتی بارود سے بھرے بموں سے حملے ہوئے تھے، جن میں اپنے دور کے مشہور متسوبشی سٹیل اینڈ آرمز ورکس کے کارخانے کو بھی نشانہ بنایا گیا، لیکن بد قسمتی سے چھ بم ، ناگاساکی میڈیکل سکول اور ہسپتال پر بھی گِرے تھے -

9 اگست کی صبح 3 بجکر 47 منٹ پر امریکہ کا طیارہ B29-Bock’car سکوارڈن کمانڈر میجر چارلس ڈبلیو سوینی کی قیاد میں Tinian کے ہوائی اڈے سے ایٹم بم لیکر اُڑا - اِس ایٹم بم کا کوڈ نام Fat Man رکھا گیا تھا - اِس حملے کا پہلا ہدف Kokura ، جبکہ دوسرا ہدف ناگاساکی تھا - اِس طیارے کی پرواز سے دو گھنٹے قبل ، دو طیارے موسم اور حفاظتی

اقدامات کے طور پر پہلے اُڑ چکے تھے تاکہ حملہ کرنے میں کوئی رکاوٹ پیش نہ آئے - کچھ دیر بعد حفاظتی طیاروں نے اطلاع دی کہ دونوں اہداف واضح ہیں اور کسی قِسم کی دھند یا بادل نہیں ہیں - جب حملہ آور طیارہ اُس حد تک پہنچا جہاں پر ایٹم بم سے سیفٹی پِن نکال کر اُسے حملہ کیلئے تیار کردینا تھا کہ اِسی اثناء میں معلوم ہوا کہ ایک محافظ طیارہ Big Stink لاپتہ ہوگیا ہے - چونکہ سوینی پہلے ہی اپنے مقررہ وقت سے 30 منٹ لیٹ تھا، لہٰذا محافظ طیارے کے بغیر سفر جاری رکھنے کا فیصلہ کیا گیا - اور جب یہ حملہ آورطیارہ B-29 اپنے پہلے ہدف Kokura پہنچا تو اُس وقت شہر کے اردگرد 70 فیصد علاقے پر دھواں اور دھند چھائی ہوئی تھی اور مطلع ابرآلود ہونے کی وجہ سے شہر صاف دیکھائی نہیں دے رہا تھا -

شہر پر تین چکر لگائے گئے اور اِس دوران معلوم ہوا کہ طیارے میں تیل کی مقدار کم ہوتی جارہی ہے کیونکہ تیل کے ذخیرہ ٹینک سے پائپ میں تیل نہیں آرہا تھا - اب حتمی فیصلہ یہ کیا گیا کہ ناگاساکی پر حلمہ کیا جائے - اِس پر بھی سوچا گیا تھا کہ اگر کوئی مزید دِقت پیش آئی تو ایٹم بم کو واپس لے جاکر بحرالکاہل میں پھینک دیا جائے گا -

جاپان کے مقامی وقت کے مطابق ، صبح 7 بجکر 50 منٹ پر ناگاساکی شہر سائرن کی آوازوں سے گونجنے لگا - تاہم 40 منٹ بعد سب اچھا کا سائرن بجا - جاپانیوں نے یہ طیارہ 10 بجکر 53 منٹ پر دیکھا تو ریڈار سروس نے اندازہ لگایا کہ شاید سراغرسانی کرنے والا کوئی جاسوس طیارہ ہے - اِن بے خبر جاپانیوں کو علم نہیں تھا کہ ہیروشیما کے تین روز بعد ، ایک اور قیامت ٹوٹنے والی ہے -

تاریخی اوراق میں ذکر ہے کہ دِن کے گیارہ بجکر ایک منٹ پر حملہ آور طیارے نے شہر پر چھائے ہوئے بکھرے بادلوں میں سے ناگاساکی شہر کو دیکھ لیا تھا - اب شکاری نے اپنے شکار پر جھپٹنا تھا - اِسی لمحے جہاز کے سفاک کپتان نے بٹن دبایا اور Fat Man طیارے سے نکل کر شہر کے صنعتی علاقے کی جانب تیزی سے گرنے لگا - یورنیم 239 پر مشتمل یہ ایٹم بم 14.1 پونڈ یعنی 6.4 کلوگرام کا بتایا جاتا ہے -

43 سیکنڈ بعد ناگاساکی شہر کے اوپر 1,650 فٹ کی بلندی پر فضا میں ایک انتہائی خوفناک اور زوردار دھماکے سے Fat Man پھٹ گیا - یہ دھماکہ 21 کلو ٹن TNT کے برابر تھا - ایٹمی سائنس دانوں کے مطابق، یہ دھماکہ ہیروشیما کے دھماکے سے کہیں بڑا تھا - اور اِس سے پیدا ہونے والی تپیش کا درجہ حرارت 3,900 ڈگری سیلسیس یا 7,000 ڈگری فارن ہائٹ تھا - اس سے پیدا ہونے والے آگ کے شعلوں کی رفتار 1005 کلومیٹر فی گھنٹہ تھی -

ناگاساکی کا بڑا علاقہ اب جل کر راکھ کا ڈھیر بن چکا تھا - دھماکے کے مقام پر ایک مربع کلومیٹر کے علاقے پر انسان و حیوان موقع پر ہی ھلاک ہو گئے ، اور آگے شعلے 10,000 فٹ تک کے علاقے پر پھیل چکے تھے - تقریباً 20,000 عمارتیں مکمل یا بڑی حد تک تباہ ہوچکی تھیں - صرف 12 فیصد مکانات بچ گئے تھے - ایک اندازے کے مطابق ، اِس ایٹمی حملے میں 40,000 افراد ہلاک اور 60,000 زخمی ہوئے تھے - اور جنوری 1946 تک اندازہ لگایا گیا تھا کہ 70,000 افراد ہلاک ہوچکے تھے -

(جاری)